خیر کثیر

سورۃ الکوثر کے نظم کی روشنی میں

امام فخر الدین رازیؒ

ترجمہ: عبدالرحمٰن الکاف

یہ سورہ اس سے پہلے کی سورتوں کا تتمہ اور تکملہ ہے اور اس کے بعد کی سورتوں کی اصل ہے۔ جہاں تک تتمہ اور تکملہ کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور توصیف کے لیے خاص کیا اور اس میں آپؐ کے حالات تفصیل سے بیان کیے۔ اس کی ابتدا میں تین ایسی چیزیں بیان کیں جن کا تعلق آپؐ کی نبوت سے ہے: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ (الضحیٰ ۹۳:۳-۵) ''تمھارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔ اور یقیناً تمھارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے' اور عنقریب تمھارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے''۔ پھر اس سورہ کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے تین دنیاوی احوال کے ذکر پر ختم فرمایا: اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ (۹۳:۶-۸) ''کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟ اور تمھیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی۔ اور تمھیں نادار پایا اور پھر مال دار کر دیا''۔

سورہ الم نشرح میں ان تین چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے ذریعے آپؐ کی عزت افزائی فرمائی: شرح صدر (سینے کو کھول دینا)' بوجھ کو اُتار دینا' اور آپؐ کے ذکر کو اُونچا کرنا۔

اس کے بعد سورۃ التین میں مزید تین قسم کی چیزوں سے آپؐ کی عزت افزائی فرمائی۔ آپؐ کے شہر کی قسم کھائی' اس امر سے خبردار فرمایا کہ آپؐ کی اُمت نجات پائے گی: اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (التین ۹۵:۶) ''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے''۔ اور اپنے اس قول کے ذریعے آپؐ کی اُمت کے ثواب پانے کا ذکر فرمایا:

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○ (التین ۶:۹۵) ''ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے''۔

سورۃ العلق میں آپؐ کو تین قسم کی چیزوں سے سرفراز فرمایا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ (العلق ۱:۹۶) ''پڑھو اپنے رب کے نام کے ساتھ''۔ اور آپؐ کے دشمن کی رسوائی سے یہ کہہ کر خبردار فرمایا: فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ○ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ○ (۹۶:۱۷-۱۸) ''وہ بلالے اپنے حامیوں کی ٹولی کو' ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلالیں گے''۔ آپؐ کو قربت عطا کرنے کا اعلان یوں فرمایا: وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ○ (۱۹:۹۶) ''اور سجدہ کرو اور (اپنے رب کا) قرب حاصل کرو''۔ سورۃ القدر میں آپؐ کو لیلۃ القدر کے ذریعے عزت بخشی اور اس میں تین فضیلتیں ہیں: وہ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اس میں ملائکہ اور جبرئیل اترتے ہیں' اور یہ کہ وہ رات طلوع فجر تک ہر چیز اور ہر امر کے لیے امن وامان اور سلامتی کا باعث ہے۔

سورۂ بینہ میں آپؐ کو تین چیزوں سے عزت بخشی: آپؐ کی اُمت کے افراد انسانیت کے گل سر سبد ہیں' ان کا بدلہ جنت ہے' اور یہ کہ ان کا رب ان سے راضی ہوا۔

اب رہی سورۃ الزلزال تو اس میں تین چیزوں کے ذریعے آپؐ کی عزت افزائی کی گئی ہے: زمین کا یہ اعلان کرنا کہ آپؐ کی اُمت مطیع وفرماں بردار ہے' وہ اپنے اعمال کا نظارہ کریں گے' اور وہ آخری ذرے تک اپنا ثواب وصول کریں گے۔

جہاں تک سورۃ العٰدیٰت کا تعلق ہے تو اس میں آپؐ کی اُمت کے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی اور ان گھوڑوں کو تین صفات سے متصف فرمایا۔ اس سے مراد یہ تین صفات ہیں: فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○ (العدیت ۱۰۰:۳-۵) ''وہ صبح کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں' اس موقع پر گرد وغبار اُڑاتے ہیں اور پھر اسی حالت میں (بے خوف وخطر) دشمنوں کی صفوں میں گھس پڑتے ہیں''۔

سورۂ قارعہ میں آپؐ کی عزت افزائی آپؐ کی اُمت کے ترازوؤں کے بھاری ہونے کے ذریعے کی اور یہ کہ وہ (جنت میں) دل پسند زندگی گزاریں گے اور اپنے دشمنوں کو دہکتی ہوئی آگ میں جلتا ہوا دیکھیں گے۔

سورۂ تکاثر میں آپؐ کے دین سے منہ موڑنے والوں کو تین باتوں کی دھمکی دی۔ وہ جحیم کو دیکھیں گے' اس کو یقین کی آنکھوں سے دیکھیں گے' اور پھر ان سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ سورۃ العصر میں آپؐ کی اُمت کی تین امور میں تعریف فرما کر آپؐ کی عزت افزائی فرمائی: ایمان' نیک اعمال اور خلق خدا کو خیر کی دعوت دینا' اور وہ ہے حق بات اور صبر کی وصیت اور تلقین کرنا۔

سورۂ ہمزہ میں آپؐ کے دشمن کو تین باتوں کی دھمکی دے کر آپ کو عزت بخشی: وہ دنیا سے فائدہ نہیں

اُٹھائے گا۔ (بخل کی وجہ سے اور روپے پیسے کو سینت سینت کر اور گن گن کر رکھنے اور اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونے اور خرچ نہ کرنے کی وجہ سے۔مترجم)۔اس کو آگ کا عذاب دیا جائے گا' اور اس کو آگ کے الاؤ میں بند کر دیا جائے گا۔

رہی سورۃ الفیل' تو اس میں آپؐ کی عزت افزائی تین چیزوں کے ذریعے کی گئی ہے: آپؐ کے دشمن کی چال کو گمراہی کا شکار بنا کر' ان پر ابابیل کے جھنڈ روانہ کر کے' اور ان کو بھس بنا کر۔

جہاں تک سورۂ قریش کا تعلق ہے' تو اس میں آپ کی عزت افزائی تین طرح سے فرمائی: آپؐ کی قوم کا سرمائی اور گرمائی سفروں سے مانوس ہونا' ان کو کھلانا پلانا' اور ان کو امن وامان سے روشناس کرانا۔

سورۃ الماعون میں آپؐ کے دشمن کی تین پہلوؤں سے مذمت فرمائی اور آپؐ کی قدر و قیمت میں اضافہ فرمایا: اس کی گراوٹ اور ذلالت اپنے اس قول میں بیان کی: فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ○ (الماعون ۱۰۷:۲-۳) ''وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے' اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکساتا ہے''۔آپؐ کا دشمن اپنے خالق کی عظمت کا اعتراف نہیں کرتا ہے' اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا: فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُ وْنَ ○ (۱۰۷:۴-۷) ''پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں' جو ریاکاری کرتے ہیں''۔اور یہ کہ وہ لوگوں کو نہایت معمولی درجے کی چیزوں کے ذریعے بھی فائدہ پہنچانے سے ہاتھ روک لیتے ہیں: وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۱۰۷:۷) ''اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں''۔

جب آپؐ کی عزت افزائی ان سورتوں میں مذکورہ عظیم پہلوؤں کے ذریعے کی تو فرمایا: اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ (الکوثر ۱۰۸:۱) ''ہم نے تمھیں کوثر عطا کر دیا''، یعنی یہ فضیلتیں جن کا ذکر ان سورتوں میں ہوا ہے اپنی تعداد میں' اتنی کچھ زیادہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو پانا ایسا ہی جیسا کہ ساری دنیا کو اپنی مٹھی میں کرنا بلکہ اس سے بھی زیادہ عظیم بات ہے۔اس لیے اب آپؐ دنیا سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی عبادت کے ہو رہیں' اپنے نفس کے ذریعے جس کا ذکر: فَصَلِّ لِرَبِّكَ (پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو۔۱۰۸:۲) میں ہوا ہے' اور اپنے مال کے ذریعے جس کی طرف اشارہ یوں کیا گیا ہے: وَانْحَرْ (اور قربانی کرو۔۱۰۷:۲)' یا پھر انسانوں کو اس بہترین راہ کی طرف رہنمائی کر کے جس راستے کی رہنمائی: قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ (الکافرون ۱۰۹:۱-۲) ''کہہ دو کہ اے کافرو' میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو''......اس سورہ کی آخری آیت تک کی گئی ہے۔سورۂ کافرون سے سورۃ الکوثر کا تعلق' ربط اور نظم یہ ہے کہ الکافرون' الکوثر کا تتمہ اور تکملہ ہے' یعنی الکوثر اپنے بعد کی سورتوں کی اصل ہے اور وہ اس کی تتمہ اور تکملہ ہیں۔

اب رہا یہ پہلو کہ سورۂ کوثر اصل اور بنیاد ہے ان سورتوں کی جو اس کے بعد وارد ہوئی ہیں تو اس کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کہہ کر آپؐ کو حکم دیا کہ ساری دنیا کے لوگوں سے ہاتھ کھینچ لیں' اور فرمایا کہ میں ان کی اذیت کا خاتمہ کروں گا۔ یہ امر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپؐ کی آپؐ کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جائے۔ کیونکہ انسان کو اس کے دین و مذہب میں طعنہ مارنا اس کی اپنی ذات اور اہل (بیوی) کی ذات میں طعنہ مارنے سے زیادہ اذیت رساں ہوتا ہے۔ یہ ایسے ہمت شکن امور میں سے ہے کہ اس کے آگے ہر شخص پست ہمت اور بزدل ہو جاتا ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو صرف ایک فرعون کے ہاں روانہ فرمایا تو انھوں نے کہا: اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ○ (طٰہٰ ۲۰:۴۵) ''پروردگار' ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا پل پڑے گا''، جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت کی طرف نبی اور رسول بنا کر روانہ کیے گئے تھے۔ اس طرح انسانیت کا ہر فرد آپؐ کے حق میں فرعون ہو گیا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (آپؐ پر چھا جانے والے) شدید خوف کے ازالے کے لیے یہ تدبیر اختیار فرمائی کہ اس سورہ کو یعنی الکوثر کو پہلے رکھا' اور اس میں آپؐ کو خبردار فرمایا کہ آپؐ کو ایک ایسا خیر کثیر' الکوثر کے نام سے عطا کیا گیا ہے جس میں ریاست' قیادت اور دنیا کی کنجیاں بھی شامل ہیں۔ اس لیے آپؐ ان اشیا کی طرف نہ دیکھیں جو ان کے ہاتھوں میں دنیاے فانی کے سامان کی شکل میں پائی جاتی ہیں بلکہ یہی ان کے خلاف جہاد کرنے' ان سے عداوت کرنے اور اعلانِ حق کرنے کا سبب ہونا چاہیے' اور یہ اس لیے کہ آپؐ کو ان کے مال و اسباب میں کوئی رغبت اور دل چسپی نہیں ہے اور نہ آپؐ کی نظریں ان کے سامانِ زیست پر ہی ہیں۔

پھر سورۃ الکافرون کے بعد سورۂ نصر کا موقع و محل آ گیا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: میں نے تجھ سے خیر عام اور خیر کثیر کا وعدہ کیا تھا اور اس امر کا بھی وعدہ کیا تھا کہ تمھارا مشن کامیاب ہوگا' اور یہ بھی تم کو حکم دیا تھا کہ تم ان کے ادیان اور مذاہب کو باطل قرار دے کر ان کے معبودوں سے اپنی برأت کا اعلان کرو۔ جب تم نے میرے حکم پر عمل کیا تو میں نے فتح و نصرت کی صورت میں اپنا وعدہ پورا کیا اور تمھاری پیروی کرنے والوں کی تعداد کو کثیر کیا' اور ان کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل کیا۔

جب دعوت اور شریعت کے امور اپنے تمام و کمال کو پہنچے تو قلب اور باطن کی کیفیات بیان کرنا شروع کیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یا تو طلب کرنے والے کی طلب صَرف کی حد تک محدود ہوتی ہے تو اس کے لیے ذلت' گراوٹ اور گھاٹے کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا ہے اور اس کا انجام آگ ہوتی ہے۔ سورۂ لہب سے یہی مراد ہے۔ اگر اس کا مقصد و مراد آخرت ہوتی ہے تو اس کا بہترین حال یہ ہوتا ہے کہ اس کا نفس ایک ایسے آئینے میں بدل جاتا ہے جس میں موجودات کی صورتیں دیکھی جاتی ہیں۔

یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ مخلوق کے پاس خالق کو جاننے کے دو ہی طریقے ہیں: ان میں بعض نے کہا ہے کہ خالق کو جانو اور پہچانو اور اس کے واسطے سے اس کی مخلوقات کو جانو۔ یہ اُونچے درجے کا راستہ ہے۔ بعض لوگوں نے معکوس طریقے کا بیان کیا ہے' یعنی مخلوقات سے خالق کو جاننے کا طریقہ' اور یہ جمہور کا راستہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کا خاتمہ ایک ایسے طریقے سے فرمایا جو نہایت اعلیٰ اور ارفع طریقہ ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات بیان کیں اور اپنے جلال کا ذکر فرمایا۔ یہ اس سورہ میں بیان فرمایا جس کو ہم سورۂ اخلاص کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کے بعد ایک ایسی سورہ کو جگہ دی جس میں رات کی تاریکی کو چھانٹ کر صبح روشن کو نکالنے اور اس کی مخلوقات کے درجات اور مراتب ہیں' ان کا ذکر کیا۔ اس کے بعد لوگوں میں انسانی نفس کے جو مراتب اور درجات ہیں' ان کا ذکر کیا' اور اسی پر اپنی کتاب کو ختم فرمایا۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ان شریفانہ اسرار کی طرف عقول کی رہنمائی کی جو اس کی کتاب عزیز و مکرم میں پائے جاتے ہیں۔ (ماخوذ: تناسق الدرر فی تناسب السور' امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطیؒ' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' ۱۴۰۶ھ - ۱۹۸۶ء' ص ۱۴۸-۱۵۱)

ترجمان القرآن کی ترسیل کا ایک تقریباً فول پروف سسٹم ہے۔ ہم دوبار چیک کرتے ہیں۔ تاہم پھر بھی اگر کسی کو رسالہ نہ ملے--- اور ۲'۳ فی صد ڈاک نہ پہنچنا بالکل ممکن ہے--- تو آپ ۱۰ تاریخ کے بعد خریداری نمبر کے ساتھ مطلع کریں۔ آپ کو رسالے کی فوری ترسیل کی جائے گی۔ شکایت ہمیشہ متعین کریں اور براہِ راست دفتر کو ارسال کریں۔ (مدیر انتظامی)

تصحیح

جون ۲۰۰۲ء کے شمارے میں

- (ص ۳' سطر ۲) وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ
- (ص ۱۳' سطر ۷) ۶۰۰ ملین ڈالر
- (ص ۵۸' سطر ۲۴) لا طاعة لمخلوق (ادارہ)

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)